21 ستمبر، 2011

اسلامی بینک ایس ایم ای، زراعت، ہاؤسنگ اور مائیکرو فائنانس کے شعبوں میں مالکاری میں اضافہ کریں، ڈپٹی گورنر، اسٹیٹ بینک، کامران شہزاد

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ڈپٹی گورنر جناب محمد کامران شہزاد نے اسلامی بینکوں پر زور دیا ہے کہ وہ ملک میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں، زراعت، رہائشی قرضوں اور چھوٹے قرضوں کے شعبوں کو مالکاری (فائنانسنگ) میں اضافہ کرکے اپنی سرمایہ کاری کے جزدان (investment portfolios) کو متنوع بنائیں۔

آج کراچی میں ایک مقامی ہوٹل میں دو روزہ ورلڈ اسلامک فائنانس سمٹ میں اپنے کلیدی خطاب میں انہوں نے کہا کہ اسلامی بینک معیشت کے مالیاتی خدمات سے محروم شعبوں پر توجہ مرکوز کرکے نہ صرف اپنی طاقت اور وسعت میں اضافہ کرسکتے ہیں بلکہ ملک میں مالیاتی خدمات کا دائرہ وسیع کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرسکتے ہیں کیونکہ ان شعبوں کا مجموعی ملکی پیداوار (جی ڈی پی) میں نمایاں حصہ ہونے کے باوجود مجموعی اسلامی مالکاری (اسلامک فائنانسنگ) میں حصہ بہت کم ہے۔

اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر نے کہا کہ ملکی اور بین الاقوامی دونوں سطح پر اسلامی بینکاری صنعت کے موجودہ کاروباری ڈھانچے میں مشارکہ اور مضاربہ جیسے شراکتی طریقوں کی کمی ہے۔ ان طریقوں کی جانب پیش رفت سے اسلامی بینکاری صنعت کو ایس ایم ای جیسے شعبے کو جسے نسبتاً زیادہ کاروباری خطرے کے تاثر کی وجہ سے روایتی مالیاتی صنعت نظر انداز کرتی ہے، اپنے دائرے میں لانے میں مدد ملے گی۔

انہوں نے کہا کہ زراعت میں اسلامی بینکاری صنعت کی مجموعی مالکاری 3 فیصد سے کم ہے۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں زراعت کا ملکی پیداوار میں سب سے زیادہ حصہ ہے، اسلامی بینک اس شعبے میں اپنا دائرہ کار وسیع کرکے مارکیٹ میں اپنا حصہ بڑھا سکتے ہیں۔

جناب کامران شہزاد نے کہا کہ رہائشی قرضوں (ہاؤسنگ فائنانس) بالخصوص کم لاگت کی رہائش، ایک اور ایسا شعبہ ہے جس کی وسیع گنجائش سے استفادہ نہیں کیا گیا اور اس شعبے میں اسلامی بینک مناسب مصنوعات تیار کرکے پیش رفت کرسکتے ہیں۔ اسی طرح اسلامک مائیکرو فائنانس بھی ایک اہم شعبہ ہے جس میں اسلامی بینک ایسے لوگوں کی خدمت کرسکتے ہیں جو کمرشل بینکوں کی شرائط کو پورا کرنے کی صلاحیت نہ ہونے کے سبب مالیاتی سہولتوں سے محروم ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مالکاری کے شراکتی طریقوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اس طرح کی مصنوعات کے فروغ کی غرض سے ایک ترغیبی فریم ورک کی تیاری کے لئے ایک ٹاسک فورس قائم کی ہے، جس میں اسلامی بینکوں، کاروباری برادری، علمی حلقے اور اکاؤنٹنگ کے شعبے کے نمائندے شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس فریم ورک کا مقصد اسلامی بینکوں کی اس بات پر حوصلہ افزائی کرنا ہے کہ وہ اصولوں سے انحراف کے خطرے، نامناسب انتخاب، بے ضابطہ معلومات اور اسلامی بینکاری اداروں اور کاروباری افراد کے درمیان اعتماد کے فقدان کو کم سے کم کرتے ہوئے مالکاری کے شراکتی طریقوں کی پیشکش کریں۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری صنعت کو ملکی اور بین الاقوامی دونوں سطح پر ایک مسلمہ سطح پر پہنچانے میں ایک کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک ایک ریگولیٹر کی حیثیت سے اس صنعت کا معاون رہنے کے عزم پر کاربند رہا ہے، اسٹیٹ بینک ان چند ریگولیٹری اداروں میں شامل ہے جنہوں نے اسلامی بینکاری صنعت کے لئے جامع قانونی، انضباطی اور شریعت سے ہم آہنگ فریم ورک متعارف کرایا ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے

صنعت کے اندر معیار بندی کی حوصلہ افزائی کے لئے ماڈل اگریمنٹس بھی جاری کئے ہیں اور اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ اس سے تنوع کا عمل متاثر نہ ہو بینکوں کو مصنوعات کی تیاری میں لچک فراہم کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم آہنگی پیدا کرنے اور مقامی صنعت کو بین الاقوامی صنعت کے مساوی لانے کی غرض سے مرکزی بینک AAOIFI شریعہ معیارات پر بتدریج نظر ثانی کر رہا ہے۔ شریعت سے ہم آہنگ معائنے کے نظام کی تیاری اور اسلامی بینکاری اداروں میں شریعت پر عملدر آمد کے فریم ورک کے نفاذ سے بھی ملک میں اسلامک فنانس کے فروغ کے لئے اسٹیٹ بینک کے پختہ عزم کی نشاندہی ہوتی ہے۔

جناب محمد کامران شہزاد نے کہا کہ اسلامی بینکوں کے صارفین کی مالکاری کی ضروریات پوری کرنے کے لئے تنوع کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کی انسانی وسائل کی صلاحیت کو بہتر بنانے کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں جن میں نباف میں اسلامی بینکاری سرٹیفکیٹ کورس، فیلڈ اسٹاف کے لئے فیلڈ ٹریننگ پروگرامز اور معروف قومی تعلیمی اداروں کے ریگولر پروگرامز میں اسلامی بینکاری متعارف کرانے کے لئے ان تعلیمی اداروں کے ساتھ اشتراک شامل ہیں۔ مزید برآں، مارکیٹنگ ایک اور ایسا شعبہ ہے جس میں توجہ دینے کی ضرورت ہے اور اسلامی بینکوں کو اس شعبے میں فعال ہونے کی ضرورت ہے۔

اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر نے کہا کہ پاکستان جہاں تقریباً 180 ملین کی مسلم آبادی ہے، اسلامک فنانس کے فروغ میں پیش پیش ہے۔ اس شعبے میں گذشتہ دھائی کے دوران نمایاں نمو ہوئی ہے اور تقریباً 560 بلین روپے کی اثاثہ جاتی اساس اور مکمل اسلامی بینکوں اور اسلامی بینکاری شاخوں کے حامل روایتی بینکوں دونوں کی تقریباً 800 شاخوں کے ساتھ ملک کے بینکاری نظام میں اب اس کا حصہ تقریباً 7.5 فیصد پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ آگہی کی سطح بلند ہونے اور دوسرے اور تیسرے درجے کے شہروں میں اسلامی بینکاری کی شاخوں کی وسعت کے سبب نمو کا یہ رجحان مزید بڑھنے کا امکان ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلامک فنانس جس کا آغاز بعض مقامی اقدامات سے ہوا تھا، گذشتہ چار دہائیوں کے دوران ایک فعال عالمی مالیاتی صنعت بن کر ابھری ہے جس نے مسلم اور غیر مسلم دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامک فنانس کی نمایاں نمو اس کی ایک مناسب نظام کے طور پر مقبولیت کی عکاس ہے۔

جناب کامران شہزاد نے کہا کہ مشرق وسطیٰ اور ایشیا اس وقت سب سے بڑی اسلامی مالیاتی مارکیٹیں ہیں اور اسلامی مالیاتی خدمات سے مستفید ہونے والے غیر مسلم ملکوں میں امریکا، برطانیہ، یورپ، کوریا، لکسمبرگ اور سنگاپور سمیت مختلف ممالک شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی مالیاتی ادارے مارکیٹ کے تقاضوں کو فعال طریقے سے پورا کرتے ہوئے ایک بڑی تبدیلی سے گزر رہے ہیں۔ 75 سے زائد ممالک میں 600 سے زائد اداروں کے نیٹ ورک اور 1.13 ٹریلین امریکی ڈالر سے زائد کی اثاثہ جاتی اساس کے ساتھ یہ صنعت آئندہ چند برسوں کے دوران عالمی مالیاتی مارکیٹوں میں اپنا حصہ بڑھانے کی جانب پیش رفت کر رہی ہے۔ دنیا میں 22 فیصد مسلم آبادی کے پیش نظر عالمی مالیاتی اثاثوں اور ڈپازٹس میں اسلامی مالیاتی اداروں کے ایک فیصد حصے سے اس مارکیٹ کی وسیع گنجائش کی نشاندہی ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلامی مالیاتی نظام کو اگر کلی اور اس کی اصل روح کے مطابق اختیار کیا جائے تو یہ نظام مالیاتی مارکیٹوں میں اکثر آنے والے بحران اور حقیقی معیشت پر اس کے منفی اثرات سے ہمیں محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پورا یقین ہے کہ آنے والے وقتوں میں اسلامی بینکاری میں نمایاں نمو دیکھنے میں آئے گی۔

☆☆☆/